مختصر حالات

حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدارؓ

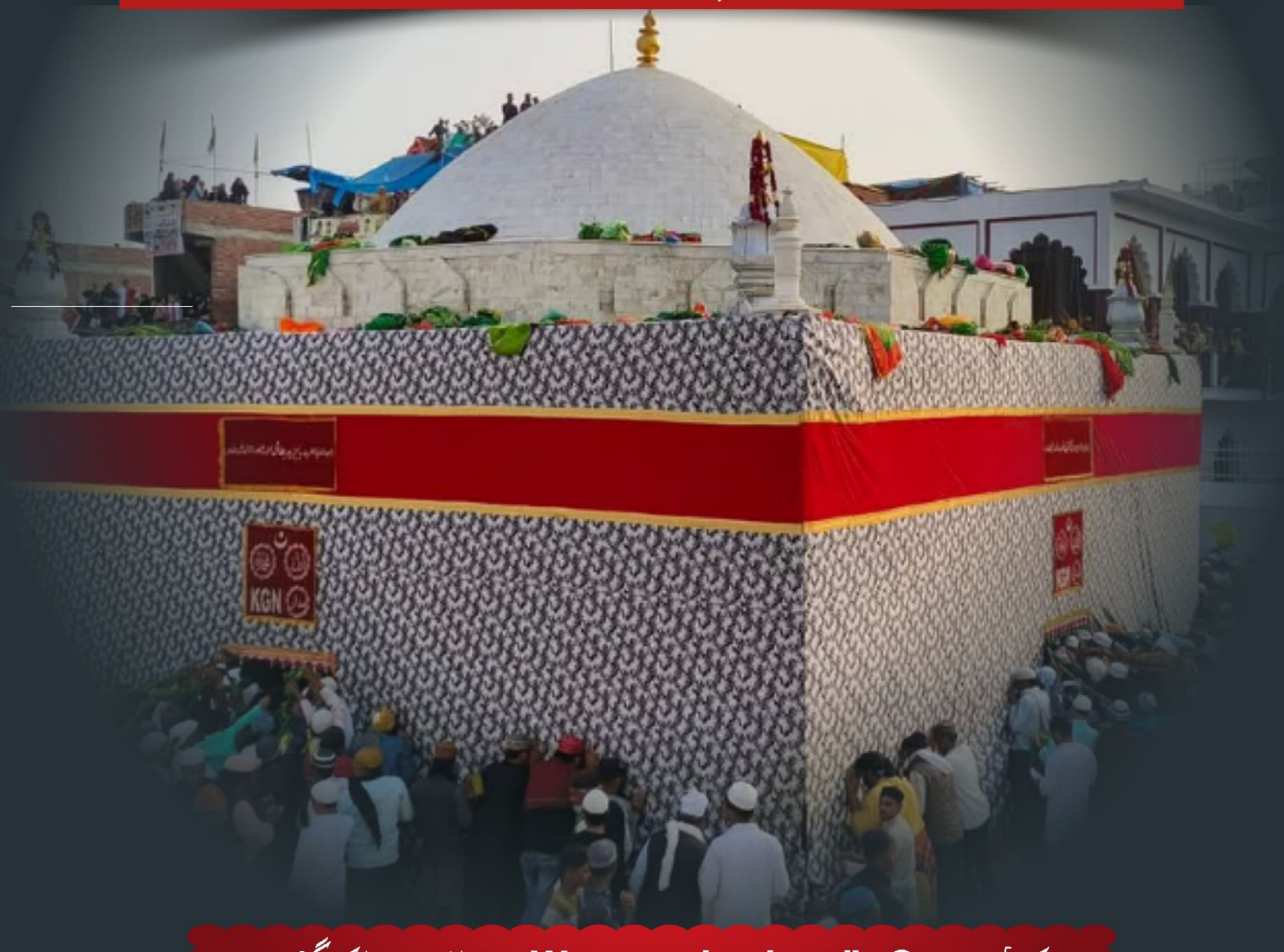

یہ کتاب Www.madaarimedia.Com سے ڈاؤن لوڈ کی گئی ہے

MADAARI MEDIA

دم مدار بیڑا پار

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح

سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں

سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات

سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

مختصر حالات

حضرت سیّد بدیع الدّین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا نام: سیّد بدیع الدّین احمد ہے۔

آپ کی کنیت ابو تراب ہے بعض مما لک میں احمد زندان صوف کے نام سے مشہور ہیں

القاب: اولیاء اللہ کی جماعت میں آپ کو عبد اللہ قطب الاقطاب قطب المدار فرد الافراد قطب وحدت کہتے ہیں اور عوام میں مدار عالم مدار دو جہاں مدار العالمین زندہ شاہ مدار زندہ ولی مدار پاک وغیرہ سے جانا اور پہچانا جاتا ہے۔

ولادت: آپکی ولادت باسعادت صبح صادق کے وقت پیر کے دن یکم شوال المکرم ۲۴۲ھ مطابق ۵ رفروری ۸۵۶ء ملک شام کے شہر حلب کے محلہ چنار میں ہوئی۔

آپ کے والد کا نام سیّد قدوۃ الدّین علی حلبی ہے اور والدہ محترمہ سیّدہ فاطمہ ثانیہ عرف بی بی ہاجرہ سے مشہور ہیں۔

آپ حسنی حسینی سیّد ہیں

حضرت سیّد بدیع الدّین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ اپنا حسب ونسب خود ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں ''انا حلبی بدیع الدّین اسمی بامی وابی حسنی حسینی جدی مصطفےٰ سلطان دارین محمد احمد ومحمود کونین۔ میں حلب کا رہنے والا ہوں میرا نام بدیع الدّین ہے ماں کی طرف سے حسنی

اور باپ کی طرف سے حسینی سیّد ہوں میرے نانائے محترم مصطفےٰ جان عالم حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ ہیں جن کی تعریف وستائش دوجہاں میں کی جاتی ہے۔

آپ کا خاندانی شجرہ: سیّد بدیع الدّین احمد ابن سیّد قاضی قدوۃ الدّین علی حلبی ابن سیّد بہاء الدّین حسین ابن سیّد ظہیر الدّین ابن سیّد احمد اسمٰعیل ثانی ابن سیّد محمد ابن سیّد اسمٰعیل ابن سیّد امام جعفر صادق ابن سیّد امام محمد باقر ابن سیّد امام زین العابدین ابن سیّد امام حسین ابن سیّدنا مولا علی ابن ابی طالب وسیّدہ فاطمہ زہرا بنت رسول مقبول علیہ وعلیھما الصلوٰۃ والسلام

اور والدہ ماجدہ کی طرف سے شجرہ یہ ہے۔

سیّد بدیع الدّین احمد ابن سیّدہ ہاجرہ فاطمہ ثانیہ بنت سیّد عبداللہ ابن سیّد زاہد ابن سیّد محمد ابن سیّد عابد ابن سیّد ابو صالح ابن سیّد ابو یوسف ابن سیّد ابوالقاسم ابن سیّد عبداللہ محض ابن سیّد حسن مثنیٰ ابن امام سیّد حسن ابن سیّد امیر المومنین رضوان اللہ علیھم اجمعین۔

پیدائش کے وقت کراماتوں کا ظاہر ہونا:

آپ جب پیدا ہوئے پورا مکان روشنی سے چمکنے لگا آپ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا حضرت ادریس حلبی جو ایک صاحب کرامت تھے انھوں نے فرمایا کہ جب بدیع الدّین پیدا ہوئے تو روح پاک حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ جملہ اصحاب کبار وائمہ اطہار خانہ علی حلبی میں جلوہ فرما ہوئے اور والدین کو مبارکباد دی اور غیب سے ھٰذا ولی اللہ ھٰذا ولی اللہ کی آواز سنی گئی اور بہت سی کراماتیں ظاہر

ہوئیں جو تفصیل سے سیرت کی کتابوں میں مندرج ہیں۔
جب آپکی عمر مبارک چار سال چار مہینے چار دن کی ہوئی تو آپ کے والد گرامی نے رسم بسم اللہ خوانی کیلئے حضرت حذیفہ مرعشی شامی جو اپنے وقت کے بہت بڑے عالم تھے ان کی خدمت میں پیش کیا استاد محترم نے اپنا پورا حق ادا کیا ابتدائی تعلیم سے لیکر شریعت کے تمام علوم وفنون سے آراستہ کیا اور جب آپ کی عمر مبارک ۱۴ ارسال کی ہوئی تو علوم عقلیہ ونقلیہ میں آپ کو مہارت ہو چکی تھی حافظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ آپ تمامی آسمانی کتابوں خصوصاً توریت انجیل وزبور کے بھی حافظ و عالم تھے۔

بیعت وخلافت: ظاہری علوم حاصل کرنے کے بعد علم باطن کے حصول کیلئے سفر شروع کیا اور جذبۂ شوق نے زیارت حرمین شریفین کیلئے قدم بڑھایا والدین کریمین سے اجازت طلب کی اور عازم مکہ مدینہ ہو گئے جب وطن سے باہر نکلے تو بفضل ربی قدم قدم پر رہبری اور صحیح رہنمائی کیلئے رجال الغیب اور ارواح طیبات کا تعاون ملتا گیا اور ہر طرف سے آپ کو مقام رفیعہ کے حصول کی بشارتیں ملنے لگیں اکثر ارباب سیر اس عقدہ کشائی سے دُور معلوم ہوتے ہیں کہ حضرت مدار پاک ۲۵۶ھ سے لیکر ۲۵۹ھ کے بیچ کہاں رہے ہاں چند محتاط اور اخاذ مزاج تذکرہ نگاروں نے یہ عقدہ کشائی کسی قدر کی ہے کہ حضرت مدار ان تین سالوں کے بیچ عجم کے ان بے شمار مقامات پر ریاضات ومجاہدات میں مصروف رہے جن مقامات پر بحکم اللہ عزوجل آپ کے لئے ایک معلم کامل پہلے سے ہی موجود رہا یہاں تک کہ ۲۵۹ھ میں ہاتف غیب نے آپ کو مطلع کیا کہ اب آپ بیت المقدس کا رخ کریں امانت

خلافت وخلعت لیکر سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی آپ کا انتظار فرمارہے ہیں۔

سفر بیت المقدس اور خلافت واجازت: صدائے غیب سننے کے بعد حضرت مدار پاک کشاں کشاں بیت المقدس کی جانب روانہ ہوگئے ارباب سیر نے وضاحت کے ساتھ قلمبند کیا ہے کہ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ' دروازہ بیت المقدس پر پہلے سے ہی حضرت مدار پاک کے منتظر تھے اور آپ کو پتہ چل چکا تھا کہ ہمارے پاس موجود ان تمام دیانتوں کا امین چند ساعات میں پہونچنے والا ہے دیگر حاضرین بھی سلطان العارفین کے ہمراہ آپ کے منتظر ہی تھے کہ حضرت سلطان العارفین نے باآواز بلند فرمایا وہ دیکھو جس کا انتظار تھا وہ آگئے جب آپ بیت المقدس پہونچے تو وہ وقت ظہر اور عصر کے درمیان کا وقت تھا نماز عصر ادا فرمانے کے بعد حضرت بایزید بسطامی آپ کو لیکر خلوت گاہ میں پہونچے اور بہت ساری راز و نیاز کی باتیں ہوئیں اکناف عالم کے چپے چپے پر کس طرح مذہب اسلام پہونچایا جاسکتا ہے اور مشرکین عالم کو کس طرح وحدانیت ورسالت کی گھٹی پلائی جاسکتی ہے خشکی اور بحری راستوں کی کیا نوعیت ہے جیسے بہت سارے معاملات پر باتیں پیرو مرید کی گفتگو ہوتی رہی یہاں تک کہ وقت مغرب آگیا اور سب نے مل کر بیت المقدس میں نماز مغرب ادا کی بعدہ سلطان العارفین نے حضرت مدار پاک کو بلایا اور وہ تمام امانتیں آپ کو سونپ دیں جن کو آپ نے حضرت امام جعفر صادق اور دیگر سلف وخلف سے حاصل فرمایا تھا اور تاج خلافت واجازت آپ کے سر پر رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا بدیع الدین اب آپ بلا تاخیر مقامات مقدسہ کا رخ کریں اور عازم حرمین ہوں۔

سفر حرمین: حضور سیّدنا بدیع الدّین احمد نے اپنے پیرو مرشد حضرت بایزید بسطامی عرف طیفور شامی سے اجازت حاصل کی اور حج بیت اللہ کیلئے مکہ معظّمہ حاضر ہوئے اور حج سے فارغ ہونے کے بعد ہدایت غیبی ہوئی کہ تمہاری آرزوؤں اور مرادوں کے حاصل ہونے کا وقت آگیا ہےگنبد خضریٰ کے مکیں تیرے نانا جان سبزی جالیوں سے تیری راہ دیکھ رہے ہیں آنکھ کھلی تو دل کی دنیا میں مسرتوں کا طوفان برپا تھا اور دل بیتاب پر مدینہ منورہ کے خوبصورت احساسات چھاتے چلے گئے آپ مدینہ منورہ حاضر ہوئے سرکار رسالت ماب ﷺ کی مزار مقدس کی زیارت سے مشرف ہوئے آپ نے نذرانہ درود وسلام پیش کیا۔

تعلیم روحانی: اسی شب عالم میں رات اپنے آخری مرحلے میں ہو چکی تھی صبح صادق کا اجالا کائنات عالم کو اپنی روشنی سے روشن کرنے جارہا ہے اسی وقت سرکار دو عالم ﷺ نے اپنے جمال اطہر کی زیارت سے مشرف فرمایا اور اپنے دلبند بدیع الدین قطب المدار کو اپنے دامن رحمت میں ڈھانپ لیا اور پھر حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے سپرد فرمایا اور فرمایا اے علی اپنے نور نظر کو روحانیت کی تربیت دے اور رجل کامل بنا کر میرے پاس لاؤ۔

تبلیغ اسلام کا حکم: غرض کہ آپ جب علوم ظاہری و باطنی مثلاً علم کیمیا علم سیمیا علم ریمیا علم ہیمیا سے جب مستفیض ہوئے اور نسبت محمدی ﷺ سے آپ کا سینہ گہوارہ نور بن گیا اور علوم ظاہرہ وباطنہ کی تکمیل کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا بدیع الدّین ہندوستان جاؤ اور وہاں جا کر مخلوق خدا کی ہدایت ورہنمائی میں کوشش کرو۔

وطن عزیز کی واپسی اور حکم کی تعمیل: اس کے بعد آپ اپنے وطن عزیز واپس ہوئے ایسا لگتا تھا کہ آپ بہت جلدی میں ہیں جب آپ اپنے شہر حلب کے قصبہ چنار میں داخل ہوئے اور اپنے والدین کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد خدا کا شکر ادا کیا ہجر و فراق کا غم دور ہوا اضطرابیاں مٹ گئیں آپکے والدین نے جب واقعہ مذکورہ سماعت کیا تو کہتے ہوئے رخصت کیا اے میرے بیٹے میری آنکھوں کی ٹھنڈک کاش خداوند قدوس اپنی رحمت کو تمہاری محنت و تبلیغ سے تمام عالم میں پھیلا دے آپ نے اپنے والدین سے اجازت حاصل کی اور اللہ کے حبیب ﷺ کے حکم کی تعمیل کیلئے گھر سے زاد سفر کیا اور نکل پڑے۔ سیّد کونین ﷺ کی اجازت پا کر اللہ پر توکل کر کے بغیر سہارے اور مدد کے ہندوستان کا سفر شروع کیا۔ ہندوستانی تاجروں کے ساتھ ۲۸۱ھ میں پانی والے جہاز پر سوار ہوئے اور اہل کشتی کو فضائل نبی ﷺ کی معلومات سے نوازہ جیسا کہ اللہ والوں کا قائدہ ہوا کرتا ہے فضائل نبوی بیان کرنے کے بعد تمام کشتی والوں کو اسلام کی دعوت دی اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تبلیغ فرمائی۔ کشتی پر کفار و مشرکین زیادہ تھے۔ آپ کی تبلیغ اور اسلام کی تعلیم ان کافروں کو پسند نہ آئی سب نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا جس سے حضرت سیّد بدیع الدین احمد کو دلی صدمہ پہونچا۔ آپ ان کے اس کرتوت سے رنجیدہ اسی وقد خداوند قدوس کو اپنے محبوب ولی کی تکلیف گوارہ نہیں ہوئی اللہ کا غضب جلال میں آ گیا اور سمندر میں ایک طوفان آ گیا کشتی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر سمندر میں ڈوب گئی پھر ایک تختہ ظاہر ہوا اس پر بیٹھ کر خداوند قدوس کے سہارے ۱۲ ر دن کے بعد کشتی ساحل مالابار بندر کھمبات پر پہونچی۔

سمندر کے کھارے پانی نے آپ کے کپڑوں کو بوسیدہ کر دیا تھا اور آپ بھوک و پیاس کی وجہ سے کمزور ہو گئے تھے آپ نے دعا کی یا اللہ پاک کوئی ایسی تدبیر پیدا فرما دے کہ مجھے بھوک نہ لگے اور پیاس نہ لگے اور میرا کپڑا کبھی میلا نہ ہو دعا بارگاہ رب العالمین میں قبول ہوتی ہے ایک پکارنے والا پکارتا ہے بدیع الدّین آپ میرے ساتھ چلئے آپ کا انتظار ہو رہا ہے آپ کی آنکھیں آواز دینے والے کو تلاشتی ہیں کہ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام آپ کے سامنے ظاہر ہوئے سرکار سیّد بدیع الدّین احمد قطب المدار خضر علیہ السلام کے ساتھ ایک خاص مکان کی طرف روانہ ہو گئے دیکھتے ہیں کہ سمندر کے قریب ایک بڑی سرنگ ہے اس میں داخل ہو گئے چلتے چلتے ایک حسین باغ سامنے آیا اور اس باغ میں ایک بہت خوبصورت محل نظر آیا آپ اس محل میں داخل ہوئے کیا دیکھتے ہیں ایک دالان ہے اور اس دالان میں بہت خوبصورت عظیم الشان نورانی تخت موجود ہے جس پر سرکار دو عالم ﷺ تشریف فرما ہیں آپ کو سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا آپ نے درود و سلام کا نذرانہ پیش کیا۔ حضور پاک ﷺ نے آپ کو تمام انعامات سے نوازہ اور اپنے نبوت والے مقدس ہاتھوں سے جنتی کھانا کھلایا جنتی کپڑا پہنایا اور جنتی شربت پلایا حضور ﷺ کی عطیات حاصل کرنے کے بعد آپ کو کبھی نہ بھوک لگی اور نہ پیاس لگی اور وہی ایک کپڑا جو حضور نیعطا کیا تھا پوری زندگی کیلئے کافی ہو گیا اور کبھی میلا پرانہ نہیں ہوا اور پھر حضور پاک ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے آپ کے چہرے کو چھوا مس کیا اسکے بعد آپ کا چہرہ اتنا روشن ہو گیا کہ دیکھنے والے آپ کے چہرے کو دیکھنے کی تاب و طاقت نہیں رکھتے تھے۔ آپ کو دیکھ کر دیکھنے والے کو اللہ پاک یاد آتا

اور وہ دیکھنے والا بے اختیار ہو کر سجدے میں گر پڑتا اس لئے آپ اپنے چہرہ پر سات نقاب
ڈالے رہتے تھے۔ آپ کی ذات سے اہلیان ہند خوب خوب فیضیاب ہوئے اور ان کا دائرہ
تبلیغ بہت وسیع ہے بھارت کی زمین پر ۲۸۲ھ میں تشریف لائے اس وقت بھارت کی حدود
میں کوئی مبلغ اسلام باضابطہ طور پر تبلیغی دستور نظام لیکر نہیں آیا۔ یہاں تک پھر حضور سیّد بدیع
الدّین احمد زندہ شاہ مدار حلبی مکن پوری قدس سرہٗ کا مقدس قدم اسلامی باغ و بہار لیکر
ہندوستان کی سرحد میں داخل ہو گیا دیکھتے ہی دیکھتے بھارت کے چپے چپے پر اس مبلغ نے
پرچم اسلام کو اس طرح بلند کر دیا کہ جسکی تمثیل پیش کرنا انتہائی مشکل امر ہے بڑے اختصار
سے تحریر کرتا ہوں کہ حضور سیّدنا سیّد بدیع الدّین قطب المدار قدس سرہٗ نے تقریباً پانچسو چھپن
سال یعنی ۲۸۲ھ سے ۸۳۸ھ تک دین و مذہب کی جو گراں قدر خدمت انجام دی ہے اسے
بڑے سے بڑے مورخ بڑا بڑا تذکرہ نگار حصار تحریر میں لانے سے قاصر ہے۔
بڑے ہی باوثوق طور پر یہ بات تحریر کر رہا ہوں کہ ہندوستان کے کسی بھی خطے میں یا کسی شہر میں
چلے جایئے تو کوئی نہ کوئی نشانی سرکار زندہ شاہ مدار کے نام کی ضرور ملے گی جو اس بات کی
گواہی دیگی کہ حضور مدار العالمین کا مقدس قدم اس علاقے میں بھی دین محمدی ﷺ کا پیغام
لیکر آیا تھا۔ اس جگہ پر بیٹھ کر حضور مدار العالمین نے عوام الناس کے تاریک دلوں میں اسلام
کا چراغ روشن کیا تھا اور پھر چند دنوں میں فضائے ہند کو تبلیغ اسلام کے لئے ہموار کر دیا تھا اس
کے بعد دسویں صدی ہجری تک ہزار ہا ہزار صوفیائے اسلام اس سرزمین پر تشریف لائے
اور پورے ہندوستان کو خانقاہی نظام سے جکڑ دیا ۲۸۲ھ سے لیکر دسویں صدی ہجری تک

ہندوستان کی سرزمین کو مذہب اسلام سے جو فروغ اور وسعت حاصل ہوئی وہ قطعی طور پر جگ ظاہر ہے۔ مذکورہ مدت کے درمیان متعدد بزرگان دین اور اولیاء کاملین نے اپنی خداداد صلاحیتوں کے بل بوتے ہندوستان کے تمام خطوں کو دولت اسلام سے مالا مال فرمادیا تاریخ و سیر کے حوالے سے اور ہمارے اندازے کے مطابق اس سلسلے میں اہل ہند جن بزرگان دین کے زیادہ مرہون منت ہیں ان میں سے حضور سیّدنا سیّد بدیع الدّین زندہ شاہ مدار حضرت سیّد سالار مسعود غازی حضرت سیّدنا خواجہ معین الدّین چشتی حضور سیّدنا مخدوم اشرف سمنانی حضور سیّدنا بوعلی شاہ قلندر پانی پتی حضور سیّدنا محبوب الٰہی خواجہ نظام الدّین اولیاء علیھم الرحمہ کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں بعد ان تمام بزرگان دین کی مبلغ کارناموں کو احاطہ تحریر میں لانا مشکل ہے۔ متحدہ ہندوستان کے اولیائے عظام کی تاریخ پڑھنے والی شخصیات سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ ہندوستان کی سرزمین پر باضابطہ طریقے سے مکمل تبلیغی و دستور نظام لیکر آنے والے اولیائے کرام مشائخ ذوی الاحترام میں سب سے پہلی ذات حضور سیّدنا سیّد بدیع الدّین احمد قطب المدار زندہ شاہ مدار کی ہے اسی اولیت کی بنا پر اصحاب تحقیق و نظر آپ کو ہندوستان کا اول مرشد برحق اور پیران پیر بھی کہتے ہیں۔

آپ کی ذات سے جہاں اہل ہند فیضان محمدی سے مالا مال ہوئے وہیں دنیا کے بیشتر ممالک کے لوگ آپ کے روحانی فیض سے مستفیض ہوئے۔ اور جتنے بھی سلاسل اولیاء ہیں تقریباً سبھی میں آپ کے فیض مثل آب رواں جاری ہے اس کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ آپ شعبہ ولایت میں ایسے باعظمت ولی ہیں جن کو سرکار دو عالم ﷺ سے اتنا قرب حاصل ہے کہ

دوسرے بانیان سلاسل اور سرگروہ حضرات کو حاصل نہیں جیسا کہ آپ کی نسبتوں سے ظاہر ہے اور اس بات کی طرف محقق علی الاطلاق حضرت عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب اخبار الاخیار شریف میں واضح اشارہ فرمایا ہے چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ ''سلسلۂ اویسیہ کبرسنی یا بجہتے دیگر بہ پنج وشش واسطہ بحضرت رسالت ﷺ می پیوند و بعضے مداریان بلاواسطہ اور بحضرت ﷺ بنسب می کردند۔

آپ طویل عمری کے باعث اور پانچ اور چھے واسطوں کی وجہ سے سرکار دوعالم ﷺ تک پہونچ جاتے ہیں۔

آپ حضور علیہ السلام سے سلاسل خمسہ کی نسبتوں جعفریہ، طیفوریہ، صدیقیہ، مہدویہ، اویسیہ سے منسلک ومربوط ہیں۔

نسبت جعفریہ: حضرت سیّد بدیع الدّین احمد قطب المدار بن سیّد علی حلبی بن سیّد بہاء الدّین بن سیّد ظہیر الدّین بن سیّد احمد اسمٰعیل ثانی بن سیّد محمد بن سیّد اسمٰعیل بن سیّد امام جعفر صادق بن سیّد امام محمد باقر بن سیّد امام زین العابدین بن سیّد امام عالیٰ مقام شہید کربلا حضرت امام حسین علیہ السلام بن سیّدنا مولیٰ علی وسیّدہ فاطمہ زہرا بنت رسول خدا علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

نسبت طیفوریہ: حضرت سیّد بدیع الدین شاہ احمد ، حضرت بایزید پاک بسطامی عرف طیفور شامی، حضرت حبیب عجمی، حضرت حسن بصری، حضرت مولیٰ علی، حضرت

رسول خدا علیہ السلام۔

نسبت صدیقیہ: حضرت سیّد بدیع الدّین زندہ شاہ مدار، حضرت بایزید بسطامی عرف طیفور شامی، حضرت عین الدین شامی، حضرت عبد اللہ علمبردار، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت رسول خدا علیہ السلام

نسبت مہدویہ: حضرت سیّد بدیع الدّین شیخ احمد زندہ شاہ مدار روح پاک امام مہدی آخرالزماں علیہ السلام حضرت رسول خدا ﷺ

نسبت اویسیہ: حضرت سیّد بدیع الدّین زندہ شاہ مدار، حضرت رسول خدا علیہ السلام

مرأۃ مداری میں ہے کہ نسبت اویسیہ صرف آپ ہی کے ذریعہ بزرگان ہند تک پہنچی۔ جس سے عوام وخواص سبھی نے فیض حاصل کیا۔ الغرض آپ نے ہر طبقہ کے لوگوں کو برکات اسلام اور نعمات دین سے سرزمین ہند کا کوئی صوبہ نہ چھوڑا جہاں آپ نے تبلیغ اسلام نہ فرمائی ہو۔ گجرات، مہاراشٹر، ہماچل، مدھیہ پردیس، راجستھان، کرناٹک، تامل ناڈو، کیرل، بہار، بنگال، کشمیر وغیرھم آپ کے اسفار کا مسلسل تذکرہ نہیں کرسکتا ہوں کیوں کہ تاریخ میں مجھے تسلسل نہیں مل پایا ہے۔ البتہ کچھ ان مقامات پر آپ کی تشریف ارزانی اور فیض رسانی کا ذکر کر رہا ہوں جن مقامات کا ذکر کتب سیر میں ملتا ہے۔

پالن پور: حضرت بدیع الدّین قطب المدار جب پالن پور تشریف فرما ہوئے تو وہاں کا راجہ بل وان سنگھ مع چند اکابر سلطنت کے مسلمان ہوا آپ نے اس کا نام بہ زبان فارسی

زور آور خاں رکھا زور آور خاں نے تمام مسجدیں تعمیر کرائیں پالنپور سے آپ کا قافلہ اجمیر شریف کی طرف روانہ ہوا اور پھر کئی دن اجمیر میں قیام فرمانے کے بعد آپ کا قافلہ آگرہ اور آگرہ سے بھرت پور باندی کو ین جنے پور ٹونک دیوئی اور کوٹا کا سفر کیا اور تبلیغ دین متین فرماتے کیشو راؤ پاٹن میں جلوہ افروز ہوئے اس علاقہ میں یہ آپ کا دوسرا سفر تھا پھر سوائی کرول شکوہ آباد جسونت نگر اور بھرتھنا وغیرہ ہوتے ہوئے کنچوسی کے قریب رونق افروز ہوئے کنچوسی میں آپ کا قافلہ چالیس روز تک مقیم رہا اور اس کے بعد آپ اپنے اصل مقام مکن پور میں جلوہ بار ہوئے ۸۱۸ھ میں مکن پور پہونچے۔ یہاں عجیب وغریب واقعات رونما ہوئے جیسے آوازوں کا آنا دریا سے آپ کی آمد سے ماحول سازگار ہوگئے۔ حضرت بدیع الدین قطب المدار زندہ شاہ مدار کو جب یقین ہوگیا کہ حضور ﷺ کا حکم پورا ہوگیا اور میرا کام ختم ہوگیا اور ضرورت باقی نہ رہی تو آپ نے اپنی آخری آرامگاہ کا اعلان فرمایا یہ خبر پھیلتے ہی لوگوں کا انبوہ کثیرہ شرف زیارت وملاقات کیلئے امنڈ پڑا۔

سیدنا سیّد بدیع الدین قطب المدار زندہ شاہ مدار قدس سرہٗ اپنے برادر حقیقی حضرت سیّد محمود الدین حلبی کی نسل پاک میں سے آخری سفر حج سے واپسی کے موقع پر حضرت سیّد عبداللہ شامی حلبی جو آپ کے بھتیجوں کی اولاد میں تھے ان کے تین فرزندوں کو اپنے ہمراہ ہندوستان لائے جن میں سب سے بڑے قطب الاقطاب حضور سیدنا سیّد خواجہ ابو محمد ارغون مداری رحمتہ اللہ علیہ اور بقیہ دو حضرات قطب وقت حضور سیدنا سیّد خواجہ سیّد ابوتراب فنصور اور سیدنا سیّد ابو الحسن طیفور مداری علیہما الرحمہ ہیں۔

جانشین قطب المدار حضرت خواجہ ابو محمد ارغون رضی اللہ عنہ: آپ سرچشمۂ بحر رضا کعبہ یقین ور جا منبع اسرار الٰہی مخزن جود وسخا آپ کا نطق شیریں بیان آپ کا وعظ کرشمہ ساز آپ ہادی گمراہاں آل رسول اولاد علی اور جانشین قطب المدار رضی اللہ عنہ آپ حسنی اور حسینی سادات سے ممتاز ہیں آپ کی مقدس نسبت والد ماجد کی طرف سے حضرت سیّدنا امام عالی مقام حسین علیہ السلام شہید کربلا اور والدہ ماجدہ کی جانب سے حضرت سیّدنا سیّد امام حسن علیہ السلام سے ملتا ہے۔ آپ تین بھائی ہیں سب سے بڑے آپ ہیں یعنی

(۱) خواجہ ابو محمد ارغون رضی اللہ عنہ

(۲) خواجہ سیّد ابوتراب فنصور رضی اللہ عنہ

(۳) خواجہ سیّد ابوالحسن طیفور رضی اللہ عنہ

ابن خواجہ سیّد عبداللہ رضی اللہ عنہ ابن خواجہ سیّد کبیر الدین رضی اللہ عنہ

ابن خواجہ سیّد وحید الدین رضی اللہ عنہ ابن سیّد یٰسین الدین رضی اللہ عنہ

ابن سیّد محمد رضی اللہ عنہ ابن خواجہ سیّد محمد داؤد رضی اللہ عنہ

ابن سیّد محمد رضی اللہ عنہ ابن خواجہ سیّد محمد ابراہیم رضی اللہ عنہ

ابن سیّد محمد رضی اللہ عنہ ابن خواجہ سیّد محمد اسمٰعیل رضی اللہ عنہ

ابن سیّد محمد رضی اللہ عنہ ابن خواجہ سیّد محمد اسحٰق رضی اللہ عنہ

ابن سیّد عبدالرزاق رضی اللہ عنہ ابن خواجہ سیّد نظام الدین رضی اللہ عنہ

بن خواجہ سیّد ابو سعید رضی اللہ عنہ ابن خواجہ سیّد محمد رضی اللہ عنہ

بن خواجہ سیّد محمد جعفر رضی اللہ عنہ

بن خواجہ سیّد محمود الدین رضی اللہ عنہ

برادر حقیقی حضرت سیّد بدیع الدّین قطب المدار رضی اللہ عنہ الحلبی مکنپوری

ولادت شریف: یوم جمعہ بوقت فجر یکم ربیع الاول ۸۳ ؁ھ میں قصبہ چنار ملک شام میں یہ سورج طلوع ہوا جسکی روشنی سے تمام عالم ضیا بار ہوئے۔

تعلیم وتربیت: مدرسہ ابراہیمیہ خانقاہ بدیعیہ مداریہ بہ مقام بیروت۔ یہ مدرسہ آپ کے جد مکرم حضرت علامہ خواجہ سیّد ابراہیم رضی اللہ عنہ نے قائم فرمایا تھا وہ اپنے زمانے کے متبحر عالم وصاحب کمال بزرگ تھے اور خانقاہ مداریہ بیروت کے گدی نشین تھے۔

آمد ہندوستان: آٹھویں صدی ہجری کے آخیر میں حضور سرکاراں سیّد بدیع الدّین احمد قطب المدار رضی اللہ عنہ بغرض حج ہندوستان سے حجاز روانہ ہوئے مکہ مکرمہ پہونچے تو آپ کی آمد کی خبر اطراف وجوانب میں پھیل گئی جب یہ خبر قصبہ چنار شہر حلب پہونچی تو حضور سیّد ابو محمد ارغون نے اپنے والد محترم حضرت خواجہ سیّد عبد اللہ سے اپنے شوق دیدار کا اظہار کیا والد محترم آپ کو اور آپ کے دونوں چھوٹے بھائیوں قدوۃ العارفین خواجہ سیّد ابوتراب فنصور وحضرت شہباز طریقت خواجہ سیّد ابوالحسن طیفور رضی اللہ عنھم کو لیکر مکہ مکرمہ حاضر ہوئے اور شرف ملاقات حاصل کیا حضور سیّدی قطب المدار کی نگاہ خاص بچوں کی طرف ہوئی تو انکی

جبینوں پر سعادت مندی کے انوار نظر آئے حضور مدار العالمین نے ہر سہ خواجگان کو صحن مسجد الحرام میں بیعت فرمایا اور ان پر بے انتہا نوازشات فرمائیں انہیں تقرب خاص سے نوازا اور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھنا پسند کیا حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ سے فارغ ہونے کے بعد جب حضور شاہ والا نے ارادہ کیا ہندوستان کی طرف جائے سفر کا اس سے پہلے اپنے وطن عزیز شہر حلب کے قصبہ چنار پہونچے اور تینوں فرزندوں کو ان کے والدین سے اپنے ہمراہ لے جانے کی اجازت طلب کی ان کے والدین اور تمام اہل خانہ نے بخوشی خاطر آپ کے سپرد فرمادیا سرکار قطب المدار مختصر عرصہ وہاں قیام پذیر رہے اور پھر تینوں شہزادوں کو اپنے ہمراہ ہندوستان لائے بہت سارے مقامات سے گذرتے ہوئے تبلیغ واشاعت کرتے ہوئے لکھنؤ کی زمین پر پہونچے آپ کی آمد کا شہرہ ہوا لوگ جوق در جوق آتے رہے اور فیض مدار العالمین سے مالامال ہوئے اسی دوران حضرت مخدوم شاہ مینا قدس سرہ العزیز کی ولادت ہوئی آپ نے انکی ولایت کو ظاہر فرمایا مختلف مقامات کا دورا فرماتے ہوئے جونپور تشریف لائے کچھ عرصہ قیام کے بعد پھر لکھنؤ آئے حضرت شہاب الدین پرکالہ آتش کی معارفت سے مخدوم شاہ مینا کو اپنی جاء نماز تبرکا عنایت فرمائی اور ان کی قطبیت کا اعلان کیا ۸۱۸ھ میں مکن پور شریف وارد ہوئے جو اس وقت غیر آباد جنگل تھا۔

نکاح: ایک روز حضرت شیخ احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ نے اپنے خلفاء و مریدین کی مجلس میں ارشاد فرمایا کہ میں نے خواجہ محمد ارغون کے نکاح اور اس زمین پر مستقلاً آباد کرنے کا فیصلہ لے لیا ہے کیوں کہ اسی میں رب تعالیٰ کی رضا مندی ہے تذکرۂ کسی نے یہ بات حضرت

خواجہ ابو محمد ارغون کو بتائی تو آپ نے انکار فرمایا مگر سرکار مدار العالمین کو جب یہ معلوم ہوا تو آپ نے انھیں طلب کیا اور فرمایا اے بیٹے تمہارا اور تمہارے چھوٹے بھائیوں کا نکاح ہونا مشیت ایزدی ہے اور تم سے اجراء نسل ہونا ہے اس لئے انکار نہ کرنا چاہئے حضور والا کا حکم سن کر آپ خاموش ہو گئے حضرت خواجہ سیّد جمال الدین جانمن جنتی نے عرض کیا کہ (جتھر مضافات کالپی) میں سیّد احمد خاندان فاطمی کے ممتاز شخص ہیں ان کی صاحبزادی جنت انساء کیلئے پیغام پہونچایا جائے غرض کہ پیغام پہونچایا گیا تو سیّد احمد جتھراوی نے اسے بسروچشم قبول کیا اور یکم ربیع الاول ۸۲۴ھ کو آپ کا نکاح ہو گیا اور بعد میں آپ کے دونوں چھوٹے بھائی حضرت خواجہ سیّد ابوتراب فنصور و حضرت خواجہ سیّد ابوالحسن طیفور رضی اللہ عنہما کے نکاح بھی ہو گئے۔

خلافت و جانشینی: آپ کو بیعت و خلافت کا شرف تو حضور مدار العالمین سے حاصل ہی تھا اسکے بعد سرکار قطب المدار رضی اللہ عنہ نے قطب الاقطاب خواجہ سیّد محمد ارغون کو اپنا جانشین خاص مقرر فرمالیا چنانچہ حضور مدار پاک نے ایک دن اپنے قریب بلایا اور اپنے سر اقدس سے دستار اتار کر ابو محمد ارغون کے سر پر یہ دستار باندھی اور ارشاد فرمایا اے بیٹے ولادت دو قسم کی ہوتی ہے ایک صلبی دوسری روحانی، صلبی تو ماں باپ سے تعلق رکھتی ہے اور اسکا تعلق عالم خلق سے ہوتا ہے جو کوئی آتا ہے۔ اس لباس ظاہری کو پہنے ہوئے آتا ہے۔ ایک نہ ایک دن اس کو ترک کرنا بھی ہوگا، روحانی ولادت مربیٔ روح سے متعلق ہوتی ہے اس کا تعلق عالم امر سے ہے جو میرا اور تمہارا تعلق ہے یہ قیامت تک قائم رہے گا اس کو فنا نہیں ہے میں نے تم

کو اپنا جانشین بنایا ظاہری تعلق بھی تمہارے ساتھ یہ ہے کہ تم میرے بھائی کی اولاد ہو اور بھائی کی اولاد بھائی کی طرف منسوب ہوا کرتی ہے چنانچہ قرآن پاک میں آیا ہے واتبعت ملت آبائی ابراهیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب اور ظاہر ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ کا نسب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے ملتا ہے نہ کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام سے مگر چونکہ اسحٰق علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بھائی تھے ان کو بھی باپ کہا گیا لہٰذا تم میری اولاد ہو اور شریعت و طریقت میں تم میرے جانشین ہو اسی طرح سرکار قطب المدار رضی اللہ عنہ نے اپنے وصال سے پہلے تمام خلفاء و مریدین سے ارشاد فرمایا کہ سیّد محمد ارغون کو میں نے اپنا جانشین کیا اور ان تینوں شہزادوں کو بجائے میرے تصور کرنا اور جو کوئی مشکل پیش آئے تو انکی طرف رجوع کرنا باقی میری روح جس طرح اب تم لوگوں کی تربیت باطنی کرتی ہے انشا اللہ بعد وصال بھی اسی طرح کرتی رہے گی۔ غرض کہ جب حضرت سیّدنا سیّد بدیع الدّین احمد کا وصال ہو گیا تو بعد وصال آپ کی جانشینی اور نقابت کیلئے تاج العارفین حضرت خواجہ سیّد محمود الدّین کنتوری سرگروہ طالبان مدار اور خواجہ سیّد محمد جمال الدین جانمن جنتی سرگروہ دیوانگان قاضی مطہر کلہ شیر سرگروہ عاشقان اور حضرت خواجہ سیّد ابوالحسن طیفور اور حضرت قاضی علی شیر لہری اور حضرت شمس الدّین حسن عرب اور حضرت میر رکن الدّین حسن عرب و دیگر خلفاء مدار العالمین و مریدین نے بالاجماع و بالاتفاق تائید کرتے ہوئے حضرت قطب الاقطاب خواجہ سیّد ابو محمد ارغون رضی اللہ عنہ کو سرکار سیّد بدیع الدّین احمد قطب المدار کا جانشین منتخب کر لیا اور اس کے بعد جمیع خلفاء مریدین نے فرداً فرداً خواجہ محمد ارغون کی بارگاہ میں نذر اطاعت پیش کی۔

کرامات: آپ کی پوری زندگی اللہ و رسول کی اطاعت عبادت و ریاضت مجاہدہ نفس و تصفیہ قلب اور رشد و ہدایت میں گذری۔ حالت بیداری اور حالت نوم دونوں میں یکساں ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔

وفات شریف: آپ کی وفات ۶ ر جمادی الآخر ۸۹۱ھ کو ہوئی مزار مقدس درگاہ معلیٰ حضور سیّد بدیع الدّین زندہ شاہ مدار سے متصل ہے جو آج بھی مرجع خلائق اور بفیض انام ہے

اولاد و امجاد: حضرت خواجہ سیّد ابوالفائض محمد سجادہ نشین حضرت خواجہ سیّد محمود حضرت خواجہ سیّد داؤد حضرت خواجہ سیّد اسمٰعیل حضرت خواجہ سیّد حامد محامد علیہ الرحمۃ والرضوان

دم مدار
بیڑا پار

MADAARI MEDIA

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلہ مداریہ سے متعلق کتابیں • مقالے
رسالے • فتاوے و دیگر تحریرات

مداری میڈیا سے حاصل کیجئے

Www.Madaarimedia.com

علامہ ادیب • قاری محضر علی • شہرت ادیب
خواجہ مصباح المراد • شجر علی
دیگر شعراء کے کلام

مداری میڈیا سے حاصل کیجئے

Www.Madaarimedia.com

مولانا منور • مفتی اسرافیل • مولانا ازبر علی
مولانا انتساب حسین • سید ظفر مجیب
دیگر علماء کے مضامین و تحریرات

مداری میڈیا پر پڑھئے

Www.Madaarimedia.com